افکار

(۱)

"فکر و نظر" میں عائلی قوانین سے متعلق مضامین کے مطالعہ سے یہ معلوم کر کے بڑی حیرت ہوئی کہ خلاف منشائے قرآنی رواج و دستور اتنی مدت سے چھائے ہوئے ہیں ۔ ائمہ فقہ نے اجتہاد کو قطعاً ممنوع قرار نہیں دیا تھا یہ تو بعد میں خلافت الہیہ کہلانے والی سلطنتوں کے زیر سایہ ہوا ۔ اس کی جواب دہی بھی غالباً انہی کے ذمے ہے کہ قرآن کا مطالعہ کرانے والوں نے قرآن عظیم پر تدبر کی تاکید و ارشاد سے کیوں بغاوت کی۔ فقہ کی تجدید کیوں نہیں ہوتی رہی مدارس دینی کو جدید تقاضوں سے کیوں دور رکھا گیا۔ وہاں تعلیم و تحقیق کے جدید طریقوں سے کیوں نہیں فائدہ اٹھایا گیا ۔ غالباً یہ گذشتہ "خلافتوں" کے مقاصد کے منافی تھا کہ ان کی پسندیدہ استمراری فقہ وجود میں لائی گئی ۔ اگر یہ نہ ہوتا تو بلاشبہ قرآنی ارشادات پر غور و تدبر اپنے انوار واثمار کی نعمتوں کے ساتھ مستمر صورت میں جاری رہتا ۔

مدارس کے تعلیمی اوقات میں فقہ پر زیادہ زور دئے جانے کی وجہ سے قرآن حکیم کی اعلیٰ تدریس کے لئے گنجائش نہ رہی ۔ افلا یتدبرون القرآن کے تعلیم کردہ گہرے مطالعہ کا ذوق پیدا نہیں ہوسکا ۔

یتلونہ حق تلاوتہ کے معنی بدل گئے ۔ ایک ایک حرف پر دس دس نیکیوں کا حصول اور اس کو جلد سے جلد حاصل کرنے کے لئے تیز رفتاری سے صبحگاہی قرات کو تلاوت سمجھ لیا گیا ۔ تراویح میں قرات کی تیز رفتاری اور ماہ صیام کے شبینوں کا دستور اسی حصول برکت کے لئے رہ گیا ۔ خاص موقعوں پر قرآن خوانی اور ختم قرآن کی محفلیں رواج پذیر ہوئیں ۔ قرآن کی تفہیم کی بجائے معیار یہ ٹھیرا کہ قرآن کتنے ختم کئے گئے ؟

وَقَالَ ٱلرَّسُولُ يَٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِى ٱتَّخَذُوا۟ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ مَهْجُورًا (۳۰)

والسلام

اسلم عمر

کراچی

(۲)

دینی موضوعات و مسائل پر آپ کا وقیع مجلہ " فکر و نظر " معلومات آفریں تحقیقی اور بصیرت افروز علمی مقالات کا عمدہ مجموعہ ہوا کرتا ہے - اور احقر سے معمولی پڑھے لکھے مسلمانوں کے لئے بھی مستقل بالذات دعوت غور و فکر کی حیثیت رکھتا ہے -

لیکن ایک خامی بہت زیادہ کھٹکتی ہے - اس موقر مجلے کے اجرا سے لے اب تک کی تمام اشاعتوں سے استفادے کے باوجود "فکر و نظر" میں مسلمانوں کے علوم و فنون ، ان کے ذہنی کارناموں ، دماغی کاوشوں ، کسب کمال اور متعلقہ موضوعات پر کوئی تحریر دکھائی نہیں دی - بادی النظر میں محسوس یہ ہوتا ہے کہ اسلامی فنون لطیفہ ، تہذیب و تمدن ، السنہ ، ثقافت و معاشرت اور علم و ادب سے متعلق مضامین کی اشاعت یا تو آپ کے مؤقر ادارے کی پالیسی میں شامل نہیں ہے یا اس طرف آپ حضرات لے توجہ نہیں فرمائی -

یہ ایک امر واقعہ ہے کہ بر صغیر سے مسلمانوں کے جتنے علمی و تحقیقی جریدے اردو میں شائع ہو رہے ہیں ، ان میں آپ کے ادارے کا یہ ترجمان اس اعتبار سے بے حد اہم ہے کہ "برہان" ، "معارف" ، " ثقافت " وغیرہ کی طرح ٹھوس اور اعلیٰ معیار کے مشمولات کا حامل ہونے کے باوجود یہ اپنے وسیع حلقۂ اشاعت میں کم از کم پاکستانی اردو دانوں کی خاصی بڑی تعداد تک پہنچ جاتا ہے - اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کو " اورینٹل کالج میگزین " ، "انڈو ایرانیکا" ، "بصایر" ، "فکر و نظر" (علیگڈھ) ، "مجلۂ انجمن عربی و فارسی" ، "صحیفہ" وغیرہ کے معیار پر بلند پایہ چیدہ مضامین سے بھی مزین کیا جا سکتا ہے -

یہ خوش گوار اور بیش قرار اضافہ معنوی محامد و محاسن کے اعتبار سے اس جریدے کو مزید امتیاز عطا کرے گا - قدر و قیمت میں اضافے سے قطع نظر عام اردو دانوں کے لئے یہ بیک وقت دینی بصیرت کے ساتھ ساتھ دنیوی بصارت کا بھی سامان مہیا کرے گا -

اتفاق سے راقم گذشتہ کچھ عرصے سے بانکی پور (پٹنہ) میں مخزونہ ''کیمیائے سعادت'' کے ایک مخطوطے کا ، جو عالمگیری علما کے حوالے سے امام غزالی کا اپنا مکتوبہ نسخہ فرض کیا جاتا ہے ، تحقیقی اور تنقیدی مطالعہ کر رہا ہے۔اس سلسلے میں میں نے غزالی کے معاصر اور قریبی متاخر متعدد فارسی مخطوطات یا ان کی عکسی نقول کے غائر مطالعے کے ذریعے عہد غزالی کے فارسی املا اور الفاظ کی شکلوں پر معلومات کی جمع آوری کا کام مکمل کر کے ناقص مضمون کا مسودہ بھی تیار کرلیا ہے۔مضمون سے صرف نظر، پانچویں چھٹی ہجری کے فارسی طرز املا اور اس کی متعاقب عہد بہ عہد تبدیلیوں پر یہ مواد اردو میں پہلی دفعہ اتنی مترتب اور مہذب شکل میں پیش کیا جائے گا - علاوہ ازیں راقم نے فارسی مخطوطات کے چند بزرگ علما اور افاضل — استاد اے - جے - آربری ، پروفیسر احمد آتش ، استاد مجتبی مینوی ، ڈاکٹر میریڈتھ جی اوونس ، قاضی عبد الودود ، ڈاکٹر نذیر احمد (مسلم یونیورسٹی) پروفیسر سید حسن (پٹنہ) کی آرائے گرامی بھی حاصل کی ہیں -

مضمون کی اشاعت کے بارے میں ''فکر و نظر'' کا نام ذہن میں آ رہا ہے، لیکن چونکہ اس میں ابھی تک ایسے کسی علمی موضوع پر کوئی مقالہ شائع نہیں ہؤا - اس لئے تامل ہے -

والسلام
عزیز احمد
منٹگمری

[''فکر و نظر'' زیادہ تر ان مسائل سے متعلق رہنے کی کوشش کرتا ہے جو کارزار حیات میں امت مسلمہ کو اس وقت در پیش ہیں - اس کے باوجود جیسا کہ اس شمارہ میں شامل اشاریے سے ظاہر ہوگا مسلم ادب و ثقافت پر بھی مضامین شریک اشاعت رہتے ہیں - اور ایسے مضامین کی اشاعت پر غور کیا جا سکتا ہے -

نائب مدیر]